آفتاب علم وعمل غروب ہوگیا

مولانا محمد أزہر

داغ فراقِ صحبتِ شب کی جلی ہوئی
اک شمع رہ گئی تھی سو وہ بھی خموش ہے

استاذ العلماء، شیخ الکل، رئیس وفاق المدارس العربیہ، صدر اتحاد تنظیمات مدارس اور ملک کی معروف دینی درس گاہ جامعہ فاروقیہ کے مؤسس، بانی مہتمم اور شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان اپنے لاکھوں تلامذہ، معتقدین اور مستفیدین کو غمزدہ اور مہجور چھوڑ کر دار الفناء سے دار البقاء کی طرف انتقال فرما گئے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ قحط الرجال کے موجودہ دور میں حضرت شیخؒ کی جدائی کو دنیائے علم وعمل کا سب سے بڑا علمی وتعلیمی حادثہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا، وہ اس وقت ہمارے اسلاف کی ایمان افروز روایات کے امین، محافظ، مناد اور داعی تھے۔ ان کی زہد وتقویٰ، ایثار واخلاص، ذہانت وبصیرت، حکمت وفقاہت، ورع وعزیمت، جرأت واستقامت اور حق گوئی وحق پرستی کے اوصاف عالیہ سے منور زندگی مدتوں تک آنے والی نسلوں کی رہنمائی کرتے رہے گی۔ حضرتؒ کی علمی، فقہی، دینی تدریسی، تحقیقی، تصنیفی، اصلاحی اور تحریکی خدمات کا سرسری جائزہ بھی لیا جائے تو حیرت ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے مقبول بندوں کے رفع درجات کے لیے کیا کیا اسباب پیدا فرماتے ہیں اور کس طرح محیر العقول صفات وکمالات ایک شخصیت میں جمع فرما دیتے ہیں۔ حضرت مولاناؒ بیک وقت فقیہ بھی تھے، محدث بھی، مفسر بھی، متکلم بھی، مجاہد بھی اور زاہد شب بیدار بھی، امین ومنتظم بھی اور فیاض اور رود ریادل بھی، ناقد ومتصلب بھی اور شفیق وکریم بھی، غرضیکہ ایسی جامع الصفات والکمالات ہستی تھے جن کی دور دور تک کوئی نظیر نظر نہیں آتی۔

وفاق المدارس العربیہ کو اگر پاکستان کے دینی مدارس کی روح قرار دیا جائے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ ''وفاق المدارس'' کی روح شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خانؒ تھے۔ حضرتؒ کو 1980ء میں وفاق المدارس العربیہ کا ناظم اعلیٰ منتخب کیا گیا۔ 1989ء میں آپؒ کی خدمات جلیلہ کا اعتراف کرتے ہوئے صدر منتخب کیا گیا۔ اس عہدے پر

آپ اپنے انتقال تک فائز رہے۔ آپ کا 27 سالہ دورِ صدارت وفاق المدارس کا سنہری دور ہے، آپ ہی کے دورِ صدارت میں نائن الیون کا واقعہ ہوا جس کے نتیجے میں مدارس دینیہ کے خلاف ایک بھرپور منفی تحریک برپا کی گئی۔ لارڈ میکالے کے نظامِ تعلیم سے مستفید گروہ بالخصوص حکمرانوں نے دینی درس گاہوں کو کبھی محبت واپنائیت کی نظر سے نہیں دیکھا (الا ماشاء اللہ) مگر نائن الیون کے بعد مدارس کے مخالفین کھل کر سامنے آگئے، مدارس کی آزادی سلب کرنے کی کوشش کی گئی، دہشت گردی کے الزامات کے ذریعے مشکیں کسنے کی سعی کی گئی، مگر حضرت شیخ ابتلا کے اس دور میں پوری جرات سے میدان میں موجود رہے۔ دینی مدارس کی آزادانہ حیثیت کو برقرار رکھنے اور انہیں سرکاری مداخلت سے بچانے کے لیے ناظم اعلیٰ وفاق المدارس مولانا محمد حنیف جالندھری کی خدمات بھی قابل ستائش ہیں لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس راہ میں شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خانؒ کی فراست ودور بینی، قیادت ورہنمائی، روحانی توجہات اور شبینہ دعائیں مولانا محمد حنیف جالندھری کے دوش بدوش رہیں۔

حضرتؒ نے تقریباً 96 برس اس جہان رنگ وبو میں گزارے۔ 1947ء میں آپؒ نے ازہر الہند دارالعلوم دیوبند سے فقہ، حدیث، تفسیر اور دیگر علوم کی تکمیل کی اس وقت سے لے کر وفات سے دو دن قبل تک آپؒ کی زندگی کا ہر لحہ مختلف دینی خدمات میں گزرا، مفتاح العلوم جلال آباد (بھارت) دارالعلوم ٹنڈو الہ یار، دارالعلوم کراچی، جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن اور آخر میں جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی (کراچی) کی مسند ہائے تدریس آپؒ کے علم وفضل اور تفہیم وتدریس کی زبان حال سے شہادت دے رہی ہیں، جہاں آپؒ نے کم وبیش ستر سال تک اپنی ممتاز ومنفرد انداز تدریس کے چراغ جلائے۔ مشکل علمی ابحاث کو اختصار وجامعیت اور واضح پیرائے میں بیان کرنا آپؒ کی تدریس کا اختصاص تھا۔ ایک کامیاب، مؤثر اور مقبول مدرس کے لیے صرف محنت ومطالعہ کافی ہیں، ذہانت وحافظہ اور انداز بیان کی ندرت بھی ضروری ہے۔ حضرتؒ منفرد انداز بیان کے ساتھ حیرت انگیز حافظہ کے مالک تھے۔ حضرتؒ کے بارے میں علمی حلقوں میں مشہور ہے کہ آپؒ نے ایک ماہ میں مکمل قرآن کریم حفظ کیا۔ ایک مرتبہ حضرتؒ جامعہ خیر المدارس ملتان میں تشریف لائے ہوئے تھے۔ راقم السطور قدم بوسی کے لیے حاضر ہوا۔ دوران گفتگو حضرتؒ سے حفظ قرآن کریم کے بارے میں سوال کیا تو حضرتؒ نے اپنے مخصوص انداز اور دلنشین تبسم کے ساتھ سنایا کہ میں ان دنوں دارالعلوم دیوبند میں موقوف علیہ کا طالب علم تھا۔ سالانہ تعطیلات پر جلال آباد آیا تو دل میں خیال آیا کہ رمضان المبارک کی تعطیلات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کچھ قرآن کریم یاد کر لینا چاہیے، چنانچہ ارادہ یہ کیا کہ کم از کم ایک پاؤ روزانہ یاد کیا جائے لیکن پہلے ہی دن ظہر تک ربع پارے کی بجائے اللہ کے فضل وکرم سے ایک پارہ مکمل ہوگیا۔ اس سے ہمت بندھی اور میں روزانہ ایک پارہ یاد کر کے تراویح میں سنانے لگا، اس دوران کم

سے کم مقدار تین پاؤ رہی جبکہ ایک دن اڑھائی پارے بھی یاد کیے۔ (ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔) دارالعلوم کراچی میں آپؒ نے دس سال تک تدریسی خدمات انجام دیں۔ اسی دوران مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی اور شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی کو آپؒ سے شرف تلمذ حاصل ہوا۔

زندگی کے آخری دور میں ان کی جد وجہد اور مسلسل خدمات کے ساتھ ساتھ اگر ان کی جسمانی نقاہت وکمزوری کو دیکھا جائے تو تعجب ہوتا ہے کہ وہ کس طرح اس بارگراں کو اٹھائے ہوئے تھے، نہ صرف تدریسی انتظامی اور تحریکی مشاغل بلکہ تحریری وتصنیفی کام، جو مکمل یکسوئی کا متقاضی ہے، میں بھی ان کی خدمات حیرت انگیز ہیں۔ علم وتحقیق کی شاہکار بخاری شریف کی مایہ ناز شرح ''کشف الباری'' آپؒ کی گراں قدر علمی یادگار ہے جو 24 جلدوں میں زیور طبع سے آراستہ ہوکر علمی حلقوں میں سند قبول حاصل کرچکی ہے۔ آپؒ کی دوسری گرانقدر تصنیف 5 جلدوں میں ''مشکوٰۃ شریف'' کی آسان اور تحقیقی شرح ''نفحات التنقیح'' ہے۔ آپؒ کی سرپرستی میں شایع ہونے والا رسالہ ''الفاروق'' (اردو، عربی، انگریزی، سندھی) بھی دینی جرائد میں ممتاز مقام کا حامل ہے۔ ''الفاروق'' اردو کے ابتدائی دور میں اس کے اداریے حضرت والا تحریر فرماتے تھے۔ ان اداریوں کے مطالعہ سے آپؒ کی ملکی وعالمی حالات پر گہری نظر، علمی گرفت اور قلم کی جولانیوں کا اندازہ ہوتا ہے۔ یہ اداریے بعد میں ''صدائے حق'' کے عنوان سے کتابی شکل میں شایع ہوئے۔

وفات سے تقریباً ایک ماہ قبل آپؒ نے بعض اصلاح طلب امور کی طرف وفاق المدارس کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری کو نہ صرف متوجہ فرمایا بلکہ ناصحانہ تنقید بھی فرمائی جبکہ حضرت صدر صاحبؒ کی محبت وشفقت وعنایات اور حضرت ناظم اعلیٰ صاحب کی نیازمندی وارادت کا دورانیہ 37 برس پر محیط ہے، اس عرصہ میں حضرت وفاقؒ نے نوجوان ناظم اعلیٰ کی بیٹوں کی مانند تربیت ورہنمائی فرمائی مگر دینی، فکری اور انتظامی معاملات میں کسی قسم کی مصالحت سے کام نہیں لیا، راقم اسے حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری حفظہ اللہ کی بہت بڑی خوش نصیبی سمجھتا ہے کہ حضرتؒ ان سے خوشی ورضا اور محبت واطمینان کی کیفیت میں دنیا سے رخصت ہوئے اور سفر آخرت پر روانہ ہونے سے پہلے ان کے فکر وعمل کی نہ صرف تصحیح فرماگئے، بلکہ مستقبل کے لیے بھی واضح خطوط متعین فرماگئے کہ اگر ذمہ داران وفاق ان خطوط پر چلتے رہے تو ان شاء اللہ محفوظ ومامون رہیں گے۔

حضرتؒ کی جدائی سے دین کے مختلف شعبوں بالخصوص وفاق المدارس کے لیے جو خلا اور قیادت کا بحران پیدا ہوا ہے اللہ تعالیٰ ہی سے دعا ہے کہ وہ غیب سے ایسے اسباب پیدا فرمادیں کہ یہ چراغ بجھنے نہ پائیں، چراغِ مقبلاں ہرگز نمیرد۔ مقبولانِ بارگاہِ الٰہ کے کردار کا روشن چراغ کبھی نہیں بجھتا۔